حج: وحدت واتحاد وہمدلی کا مظہر

سید محمد علی رضوی
امام جمعہ میسور، ممبر حج کمیٹی، کرناٹک گورنمنٹ

۱۔ انّ اوّل بیت وضع للنّاس للذی ببکۃ مبارکاوھدی للعالمین فیہ آیت " بینت " مقام ابراھیم ومن دخلہ کان امنا "وللّٰہ علی النّاس حج البیت من الستطاع الیہ سبیلا " (سورہ آل عمران آیت۹۷)

ارشاد خداوندی ہوتا ہے کہ بیشک !لوگوں کی (عبادت) کے واسطے جو گھر سب سے پہلے تعمیر کیا گیا وہ یہی (کعبہ) ہے جو مکہ میں ہے اور بڑی (خیرو) برکت والا ہے۔ (بڑے اتحاد والا گھر ہے) اس کی تفسیر آگے کا جملہ کررہا ہے کہ عالمین کے لئے رہنما ہے، اگر اختلاف ہے تو اتحاد کہاں ہے یا یوں کہاجائے کہ غیر منظّم لوگوں کو منظّم ہونے کی رہنمائی کرنے والا ہے یہ گھر Decipline سکھاتا ہے Unite کرتا ہے تفرقہ نہیں ڈالتا ہے، بلکہ تفرقہ ڈالنے والے اذہان کی بھی Brain Wash کرتا ہے اب اگر کسی کا Brainاس لائق ہی نہ ہوتو یہ اور بات ہے:

پھر آگے فرماتا ہے کہ اس میں بہت سی واضح وروشن نشانیاں ہیں منجملہ اس کے مقام ابراہیم ہے(جہاں آپ کے قدموں کا پتھر پر نشان ہے) اور جو اس گھر میں داخل ہوا امن کے گھر میں آگیا اور لوگوں پر واجب ہے کہ محض خدا کے لئے خانہ کعبہ کا حج کریں، جنہیں وہاں تک جانے کی استطاعت ہے (طاقت ہے) بس ان پر واجب ہے۔

۲۔ پھر سورۂ حج میں آیات ۲۴ تا ۲۹ اتحاد اور طرز عبادت پر روشنی ڈال رہی ہیں اور بتارہی ہیں کہ خانہ کعبہ پر کسی کا خاص حق نہیں ہے بلکہ تمام مسلمانوں کا حق اس میں عبادت کے لحاظ سے ہے اور کوئی بھی (حکومت) اس گھر میں عبادت کرنے سے روک نہیں سکتی جیسا کہ آیت ۲۴ میں ارشاد باری تعالیٰ ہورہا ہے۔'' بے شک جو لوگ کافر ہوگئے اور خدا کی راہ سے اور مسجد محترم (خانہ کعبہ) سے جسے ہم نے سب، لوگوں کے لئے (عبادت خانہ بنایا تھا)اور اس میں شہری اور بیرونی (تمام ممالک کے مسلمان) کا حق برابر ہے (یعنی چاہے وہ شیعہ ہوں چاہے سنی ہوں جس فرقے سے تعلق رکھتے

ہوں بس لا الہٰ الاّ اللہ اور محمد رسول اللہ کہتے ہوں خانہ کعبہ پر حق رکھتے ہیں)اور جو لوگ مسلمانوں کو حج (عبادت کرنے سے خانہ کعبہ میں) روکتے ہیں ان کے لئے ہم نے درد ناک عذاب اٹھا رکھا ہے۔تو معلوم ہوا کہ خداوند پوری امت مسلمہ کو عبادت میں اپنے سامنے سجدہ ریز بنا دینا چاہتا ہے یعنی سارے مسلمان متحد ہو کر میرے گھر میں آؤ یہ ہے خدا کی آواز۔

رنگ اور زبان حج میں حائل نہیں

قرآنی آیات اور روایات سے صاف ظاہر ہے کہ حج میں حاجی کی زبان اور رنگ حائل نہیں ہے۔ حاجی چاہے کالا ہو یا گورا ، لمبا ہو یا پستہ قد، عورت ہو یا مرد سب کو ایک ہی وقت میں خانہ کعبہ کا طواف کرنا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ لمبے لوگوں کے لئے الگ کعبہ ہو یا الگ وقت ہو اور ناٹے لوگوں کے لئے الگ، گورے لوگوں کے لئے الگ ہو اور کالے لوگوں کے لئے الگ ، امیروں کے لئے الگ کعبہ ہو اور الگ وقت اور غریبوں کے لئے الگ۔نہیں، چاہے وہ غریب ہو یا امیر، چاہے کالا ہو یا گورا، سب کو ایک ہی وقت پر ایک مقام پر طواف کرنا ہے اور ایک دوسرے کا جسم ایک دوسرے کے ساتھ اژدھام میں مس ہونا ہے اور یہاں پر دیکھنا ہے کہ کون ہے جو مجھے دل سے یاد کررہا ہے، جو دل سے یادکرتا ہے اس کو آپ کی فکر نہیں ہوتی تو دوسروں کی کیا فکر ہوگی حالت طواف میں۔

اور مزے کی بات تو یہ ہے کہ قدرت اتحاد فی انسان واحد زبان کا مظاہرہ پھر فرمارہا ہے کہ چاہے وہ ہندی ہو یا ایرانی، امریکی ہو یا افریقائی سب کو عربی زبان میں ہی یہ کلمات ادا کرنے ہیں بولنا ہے لبیک اللھم لبیک۔یہ اتحادی جملہ ہے جو بڑی جان رکھتا ہے جو باطل کے کلیجے دہلا دیتا ہے ۔ اس جملہ سے اسلام دشمنوں کو بڑا خوف ہے اور خدا کو پیار ہے اس جملہ سے اور خداوند بھی جواب میں ضرور فرماتا ہوگا لبیک عبدی لبیک یہ جملہ دعائے عرفہ امام حسینؑ میں موجود ہے۔

مظاہرہ ہمدلی

حالت حج میں یعنی ایام حج میں طواف کے بعد جب لوگ تھک کر بیٹھ جاتے ہیں تو پھر ایک دوسرے کی خیریت معلوم کرتے ہیں اور یہ وہ وقت ہے کہ ایک دوسرے کے حالات سے آگاہی ہوتی ہے اور پتہ چلتا ہے کہ کہاں کے مسلمان کس حالت میں زندگی بسر کررہے ہیں اور چونکہ میں ۲۰۰۳ء میں میں بھی حج پر جاچکا ہوں تو مجھ کو معلوم ہے کہ اس وقت ہمارے ملک کے مسلمان ابھی کافی اچھے

ماحول میں زندگی گذار رہے ہیں اور حکومت ہماری مدد کر رہی ہے اور ہم حکومت ہند کے شکر گذار ہیں اور امید کرتے ہیں اور اس سے بہتر انداز میں ہماری بالاخص شیعہ حضرات کی مدد کی جائے، کیونکہ یہ اقلیت در اقلیت ہیں۔

اور ہم اپنے ملک کے تمام مسلمانوں سے اتحاد کا نعرہ دل کی گہرائیوں سے لگانے کو کہتے ہیں۔ یہ درس ہم کو حج سے ملتا ہے۔

خانہ کعبہ امن اور صلح کا گھر ہے

جیسا کہ آیات میں بیان کیا گیا ہے کہ یہ امن اور شانتی اور سکون کا گھر ہے۔ اور ظاہر سی بات ہے کہ اتحاد میں ہی سکون میسر ہے یا برعکس بھی کہہ سکتے ہیں کہ مطمئن دل ہی امن پسند ہوا کرتے ہیں۔ لہٰذا اطمینان ہے تو اتحاد ہے۔ انتشار ہے تو افتراق ہے، جنگ ہے تو جدال ہے ناراحتی ہے تو بے چینی ہے اور اضطراب نتیجہ میں آتنگ واد ہے۔

پس کہنے دیا جائے کہ خدا کا گھر آتنگ واد کا دشمن ہے اور اتحاد اور سکون اور مظلوم کا دوست ہے، البتہ ظرف ٹھیک ہونا چاہئے وگرنہ یہی کعبہ ہے جہاں نواسہ رسولؐ کو شہید کرنے کے لئے قاتل احرام باندھ کر آئے تھے لیکن اللہ کے سکون پزیر رسول کے سکون پزیر نواسہؑ نے حج کو چھوڑ دیا مگر خانہ کعبہ کے سکون کو ٹوٹنے نہیں دیا۔ اور یہ فیصلہ صرف امام حسینؑ کے علاوہ کسی اور کے لئے ممکن بھی نہیں تھا۔

حکومت مکہ کو آگاہ ہونا چاہئے کہ خانہ کعبہ کے اندر کیسے احکامات نافذ ہوں کہ حجاج سکون سے زندگی بسر کریں اور آسانی سے عبادتوں میں مشغول رہ سکیں۔ حکومت سعودی منتظم کعبہ ہے، مالک کعبہ نہیں ہے، مالک کعبہ خدا ہے یا وہ ہے جو اسکا رسولؐ ہو یعنی ختمی مرتب حجرت محمد مصطفیٰ یا وہ ہے جو کعبہ میں پیدا ہو یا پھر وہ سب ہیں جو اولاد رسولؐ ہیں اور ان کے بعد سارے مسلمان حق رکھتے ہیں کعبہ پر۔ پس مجموعاً مناسک حج امت اسلامیہ کے درمیان وحدت اور اتحاد اور ہمدلی کا مظہر ہیں۔

فضیلت حج (مع شرائط)

۱۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جو شخص کعبہ کے حق کو پہچانتے ہوئے کعبہ کی طرف نظر کرے اور پھر ہم لوگوں کے حق اور ہماری حرمت (یعنی حق اہلبیتؑ) کو بھی اس طرح پہچانے جس طرح اس نے کعبہ کے حق وحرمت کو پہچانا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف کردے گا اور دنیا اور آخرت میں

اس کے لئے یہ کافی ہوگا۔ (من لایحضرہ الفقیہ ج ۲ ۱۲۴)

۲۔ حضرت امام صادقؑ نے فرمایا کہ جس نے (پہلا حج) کیا اس نے اپنی گردن کو جہنم کے پھندے سے چھڑا لیا اور جس نے دو حج کرلئے وہ مرتے دم تک خیر و نیکی میں رہے گا اور جس نے پے درپے تین حج کرلئے پھر وہ بعد میں خواہ حج کرے یا نہ کرے وہ اس شخص کے بمنزلہ ہوگا جو ہمیشہ حج کرنے کا عادی ہو۔

۳۔ ابو بصیر نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے امام سے دریافت کیا کہ حج کے لئے پاپیادہ جانا افضل ہے یا سواری پر جانا۔ تو آپؑ نے فرمایا اگر آدمی دولتمند ہے اور اس نیت سے پیدل چل رہا ہے کہ خرچ کم ہو تو اس کے لئے سواری پر جانا افضل ہے (من لایحضرہ الفقیہ ج ۲ ۱۳۲)

۴۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ ایک آدمی کسی دوسرے شخص کی طرف سے حج (بدل) کررہا ہے کیا اس کو بھی اس میں سے اجر وثواب ملے گا؟ آپؑ نے فرمایا ایسا شخص جو کسی دوسرے کی طرف سے حج کررہا ہے اسکو (۱۰) دس حج کا ثواب ملے گا اور اس کی، اس کے باپ کی، اس کی ماں کی، اس کے بیٹے کی، اس کی بیٹی کی، اس کے بھائی کی، اور اسکی بہن کی، اس کے چچا کی، اس کی پھوپی کی، اس کے ماموں کی، اس کی خالہ کی، مغفرت کردی جائے گی اور اللہ تعالیٰ کا کرم بہت وسیع ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہ ج ۲ ۱۳۵)